فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ (قسط:21)

سَفرِ مدینہ

کے متعلّق سُوال جواب

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
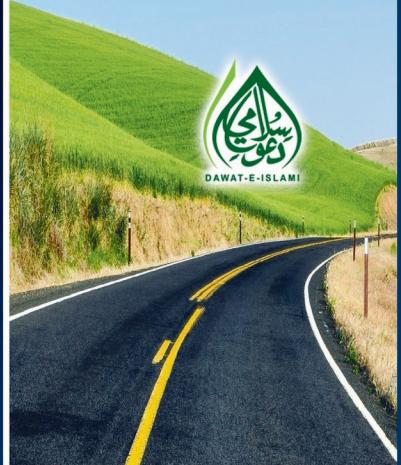
پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، عِلم وحکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذَریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دلچسپ اور علم وحکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیہ کا شعبہ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہوگا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخُلوص دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ
(شعبہ فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ)
۱۴ رَجَبُ المرجب ۱۴۳۸ھ / 12 اَپریل 2017ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سفرِ مدینہ کے مُتَعَلِّق سُوال جواب

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۳۷ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مکۂ مکرَّمہ ، تاجدارِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاکِ مدینہ وطن میں لانا کیسا؟

سُوال: بطورِ تبرک ”خاکِ مدینہ“ وَطن میں لانا کیسا ہے؟

جواب: بطورِ تبرک ”خاکِ مدینہ“ وَطن میں لانا جائز ہے مگر مشورۃً عَرض ہے کہ نہ لائی جائے۔ خَاتَمُ الْمُحَدِّثِیْن حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اکثر عُلَما کہتے ہیں کہ مدینۂ منوّرہ اور مَکَّۂ مُکَرَّمَہ زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْماً کی خاک، اینٹ، ٹھیکری اور پتّھر نہ اُٹھائے۔ عُلَمائے حنفیہ اور بعض شافعیہ

مدینہ

1 جمع الجوامع، حرف الميم، ۷/ ۱۹۹، حديث: ۲۲۳۵۳ دار الكتب العلمية بيروت

رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی جائز بھی کہتے ہیں۔ بہر صورت اگر تحفہ (مثلاً پھل و پانی وغیرہ) جس سے اَہلِ وطن کو خوشی ہو بے تکلف ہمراہ لے تو بہتر ہے۔ سفر سے اَہل و عیال کے لیے تحفہ لانا صحیح خبروں (یعنی حدیثوں) سے ثابت ہے۔[1]

مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا کی خاک، اینٹ، ٹھیکری اور پتّھر وغیرہ نہ اُٹھانے کی وجہ یہ ہے کہ یہ تمام چیزیں بھی سَرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت کرتی ہیں بلکہ ہر مُقَدَّس مقام سے نِسبت رکھنے والے کنکر و پتّھر وغیرہ اُس مقام سے جُدا ہونا گوارا نہیں کرتے جیسا کہ حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا علّامہ علی قاری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡبَارِی فرماتے ہیں: جَمادات (پتھر اور پہاڑ وغیرہ) کے اَنبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اَولیائے عُظّام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُطیع و فرمانبردار بندوں سے محبت کرنے کے وَصف (یعنی خوبی) کا اِنکار نہیں کیا جاسکتا جیسا کہ کھجور کا تنا سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فِراق (یعنی جُدائی) میں رویا یہاں تک کہ لوگوں نے اس کے رونے کی آواز بھی سُنی۔ اِسی طرح مکۂ مکرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا کا ایک پتّھر سرکار عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر وحی نازِل ہونے سے پہلے سلام پیش کیا کرتا تھا۔ حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ طِیبی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی فرماتے ہیں: اُحُد پہاڑ اور مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا کے تمام اَجۡزاء سرکار عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے محبت کرتے ہیں

مدینہ

1 ...... جذبُ القلوب، ص۲۲۶ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی مرکز الاولیالاہور

اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے جُدا ہونے کی صورت میں آپ کی ملاقات کے لیے گِریہ کرتے ہیں یہ ایسی بات ہے کہ جس کا اِنکار نہیں کیا جاسکتا۔[1] لہٰذا جائز ہونے کے باوجود مَقاماتِ مقدَّسہ کی خاک اور کنکر وغیرہ تبرُّکات نہ اُٹھائے جائیں یہی بہتر ہے۔

کھجور کا تَنا فِراقِ رَسُول میں رو دیا

سُوال: مقاماتِ مقدَّسہ سے نِسبت رکھنے والے کنکر و پتّھر وہاں سے جُدا ہونا گوارا نہ کرتے ہوں اِس قسم کے اگر واقعات ہوں تو بیان فرما دیجیے۔

جواب: کھجور کے تنّے کا سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فِراق میں رونے کا واقعہ بڑا ہی مشہور ہے۔ "مِنبرِ منوَّر" بننے سے پہلے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھجور کے ایک تنّے سے ٹیک لگا کر خُطبہ اِرشاد فرماتے تھے۔ جب مِنبرِ اَطہر بنایا گیا اور سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس پر تشریف فرما ہو کر خُطبہ اِرشاد فرمایا تو وہ تَنا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فِراق (یعنی جُدائی) میں پھٹ گیا اور چیخیں مار کر رونے اور گابھن (یعنی حامِلہ) اُونٹنی کی طرح چِلّانے لگا، یہ حال دیکھ کر تمام حاضِرین بھی بے اختیار رونے لگے۔ سرکارِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مِنبرِ منوَّر سے اُتر کر

---

[1] ...... مِرقاۃُ المفاتیح، کتابُ المناسک، باب حرم المدینۃ حرسہا اللہ تعالٰی، الفصل الاوّل، ٦٢٦/٥، تحت الحدیث: ٢٧٤٥ دار الفکر بیروت

اُس کھجور کے تنے پر دَستِ اَنور پھیر کر فرمایا: ”تُو چاہے تو تجھے تیری جگہ چھوڑ دوں جس حالت میں تو پہلے تھا ویسا ہی ہو جائے، اگر تو چاہے تو جنَّت میں لگا دوں تا کہ اَوْلِیَاءُ الله تیرا پھل کھائیں اور تو ہمیشہ رہے۔“ لمحے بھر کے بعد سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی طرف مُتوجِّہ ہو کر فرمایا: ”اِس نے جنَّت اِختیار کی۔“ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جب یہ واقِعہ بیان کرتے تو خُوب روتے اور فرماتے: اے الله کے بندو! جب کھجور کا ایک بے جان تَنا فِراقِ رَسُول (یعنی رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی جُدائی) میں رو سکتا ہے تو تم کیوں نہیں رو سکتے؟[1]

رونے والا سنگریزہ

(شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) چند سال قبل مدینہ روڈ پر ”نَوارِیہ“ کے قریب مقامِ سَرِف پر واقع اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سیِّدَتُنا مَیمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مَزارِ فائِضُ الْاَنْوار پر میں نے حاضِری دی اور چند مُبارَک سنگریزے اُٹھا کر کلمہ شریف پڑھ کر اُن کو اپنے اِیمان کا گواہ کیا اور اسلامی بھائیوں سے کہا کہ ان کو تبرُّکاً پاکستان میں اسلامی بھائیوں کو تحفۃً پیش کروں گا۔ جب اپنی قِیام گاہ پر آیا تو ایک سنگریزہ (یعنی پتّھر کا ٹکڑا) ایک جگہ سے نَم ہو گیا تھا،

مدینہ

1 ...... وفاءُ الوفاء، الفصل الرابع فی خبر الجذع...الخ، ۱/۳۸۸-۳۹۰ ملخصاً دار احیاء التراث العربی بیروت

کچھ دیر بعد اُس کی نَمی میں مَزید اِضافہ ہوگیا۔ میں نے اسلامی بھائیوں سے کہا: غالِباً یہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا مَیمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے فِراق میں رورہا ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں اِن تمام سنگریزوں کو امّی جان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس پَہُنچادوں گا۔ حیرت بالائے حیرت یہ کہ کچھ ہی دیر میں وہ خشک ہوگیا یعنی ڈھارس ملنے پر اُس نے رونا بند کر دیا۔ بِالآخر میں نے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا مَیمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے دَربار میں حاضِری دی اور ان سنگریزوں کو بَصد اَدَب وہاں رکھ دیا اور امّی جان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مُعافی بھی مانگی۔

مُزْدَلِفہ کی اَشکبار کنکریاں

منقول ہے کہ ایک بُڑھیا حج پر گئی۔ رَمی جَمرات (یعنی شیطان کو کنکریاں مارنے) کے بعد مُزْدَلِفہ شریف کی چند کنکریاں بچ گئیں، وہ انہیں بطورِ یادگار اپنے ساتھ وَطن لیتی آئی اور ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر اَدَب کے ساتھ انہیں اَلماری میں رکھ دیا۔ ایک دِن اُس کی نظر کنکریوں کی جگہ پر پڑی تو دیکھا کہ وہاں نَمی ہے۔ اُس نے مُتَعَجِّب ہو کر کپڑے سے کنکریاں نکالیں تو یہ دیکھ کر اُس کی حیرت کی اِنتہا نہ رہی کہ وہ پانی ان کنکریوں سے نکل رہا تھا۔ گھبرا کر کسی سُنّی عالِم سے رابِطہ کیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ یہ کنکریاں مُزْدَلِفہ شریف کی مقدّس سرزمین کے فِراق میں رو رہی ہیں ان کو وہیں بھجوا دیں چُنانچِہ کسی حاجی صاحِب کے ذَرِیعے اُن کو مُزْدَلِفہ شریف پَہُنچادیا گیا۔

خاکِ مدینہ کا تُحفہ

سُوال: وطن میں خاکِ مدینہ تحفے میں ملنے پر آپ کیا کرتے ہیں؟

جواب: (شَیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) اگر کوئی وطن میں خاکِ مدینہ تحفے میں دے تو اَوَّلاً قبول کرنے سے ہی معذرت کر لیتا ہوں کہ میں اِس کا اَدَب نہیں کر پاؤں گا۔ اگر لے بھی لُوں تو کوشش یہی ہوتی ہے کہ کسی زائرِ مدینہ کے ذَرِیعے اِس خاکِ پاک کو دوبارہ مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا پہنچا دیا جائے۔

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سیّدِ عالَم

اس خاک پہ قرباں دلِ شیدا ہے ہمارا (حدائقِ بخشش)

تبرُّکات کا اَدب کیجیے

سُوال: کیا مدینۂ پاک سے کوئی بھی چیز بطورِ تبرُّک وَطن میں نہیں لا سکتے؟

جواب: مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا سے تبرُّکات لا سکتے ہیں مگر ان کا اَدَب ملحوظ رکھا جائے۔ (شَیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) مجھے مدینۂ پاک کی چیزیں مثلاً لِباس، چپل اور برتن وغیرہ وطن میں استِعمال کرتے ہوئے بے اَدَبی کا خوف غالِب رہتا ہے، یہاں تک کہ مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کی کھجوریں بھی مجھ سے وَطن میں نہیں کھائی جاتیں کیونکہ ہاتھ اور مُنہ پر کھجور کے اَجزاء لگ جاتے ہیں پھر ہاتھ دھونے اور کُلّی کرنے میں وہ اَجزاء گندی نالی میں

بہہ جانے کا خوف رہتا ہے۔ بس! اِنہیں خیالات کی وجہ سے میں مدینۂ پاک کی کھجوریں اِستِعمال کرنے سے بچتا رہتا ہوں حالانکہ مجھے وطن میں بہت ساری مدینۂ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کی کھجوریں ملتی رہتی ہیں تو میں انہیں کسی اور کے لیے آگے بڑھا دیتا ہوں۔

بہر حال مدینۂ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کی کھجوریں لانے اور کھانے میں کوئی حَرَج نہیں۔ اگر کوئی مسلمان کھاتا ہے تو اس کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتے کہ مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ توہین کی نیت سے کھجوریں کھاتا ہے اور اگر کوئی نہیں کھاتا تو اسے بھی بُرا بھلا نہیں کہہ سکتے کہ یہ مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان مُقدَّس اَشیاء سے نفرت کرتا ہے کیونکہ اَعمال کا دارو مدار نیت پر ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر ایک کی نیت و اِرادے سے خبر دار ہے۔ میرے اس فِعل پر شرعاً کوئی گرِفت بھی نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مجدِّدِ دین وملَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن فرماتے ہیں:

طیبہ نہ سہی اَفضل مکّہ ہی بڑا زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے (حدائقِ بخشش)

نَفلی حج اَفضل ہے یا صَدَقۂ نَفْل؟

سُوال: نَفلی حج اَفضل ہے یا صَدَقۂ نَفْل؟

جواب: نَفلی صَدَقہ سے نفلی حج اَفضل ہے بشرطیکہ نَفلی صَدَقہ کی زیادہ حاجت نہ ہو جیسا

کہ فِقہِ حنفی کی مشہور و مَعْروف کتاب دُرِّ مختار میں ہے: مُسافِر خانہ بنانا حجِ نفل سے اَفضل ہے اور حجِ نفل صَدَقہ سے اَفضل یعنی جبکہ اس کی زیادہ حاجت نہ ہو ورنہ حاجت کے وقت صَدَقہ حج سے اَفضل ہے۔[1] اِس ضِمن میں ایک اِیمان اَفروز حِکایت مُلَاحظہ کیجیے چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ ابنِ عابِدین شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نقل فرماتے ہیں: ایک صاحِب ہزار اَشرفیاں لے کر حج کو جارہے تھے کہ ایک سیّدانی صاحِبہ تشریف لائیں اور اُنہوں نے اپنی ضَرورت ظاہِر فرمائی۔ انہوں نے ساری اَشرفیاں سیّدانی صاحِبہ کو نَذر کر دیں اور یوں حج کو نہ جاسکے۔ جب وہاں کے حُجّاج حج سے پلٹے تو ہر حاجی ان سے کہنے لگا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا حج قبول فرمائے۔ انہیں تَعَجُّب ہوا کہ کیا مُعاملہ ہے، میں تو حج کی سعادت سے محروم رہا ہوں مگر یہ لوگ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟ خواب میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہیں لوگوں کی بات سے تَعَجُّب ہوا؟ عرض کی: جی ہاں یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فرمایا: تم نے میرے اہلبیت کی خدمت کی اس کے بدلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہاری صورت کا ایک فِرِشتہ پیدا فرمایا جس نے تمہاری طرف سے حج کیا اور قِیامت تک حج کرتا رہے گا۔[2]

---

1. ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۲۱۶، حصّہ ۶: مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
2. ...... رَدُّالْمُحتار، کتاب الحج، مطلب فی تفضیل الحج علی الصدقۃ، ۴/ ۵۵ دار المعرفۃ بیروت

100 نفلی حج سے اَفضل عمل

حضرتِ سیِّدُنا اَبُو نَصر تمّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا بِشْر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہو کر نصیحت کا طَلَب گار ہوا، وہ (نفلی) سَفَرِ حج کا اِرادہ رکھتا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خرچ کے لیے کتنا مال رکھا ہے؟ عرض کی: دو ہزار دِرہم۔ فرمایا: حج کرنے سے تیرا کیا مقصد ہے، دُنیا سے دُوری، بَیْتُ اللہ شریف کی زیارت یا رِضائے الٰہی کا حصول؟ عرض کی: رِضائے الٰہی کا حصول۔ فرمایا: کیا تمہیں اگر دو ہزار دِرہم خرچ کرنے پر گھر بیٹھے رِضائے الٰہی حاصِل ہو جائے اور تمہیں اس کا یقین بھی ہو تو کیا تم ایسا کرو گے؟ اس نے کہا: ہاں! فرمایا: واپس لوٹ جا اور دو ہزار دِرہم ایسے 10 اَفراد کو دے جن میں کوئی قرض دار ہو تو اپنے قرض سے خُلاصی پائے، فقیر ہو تو اپنی حالت دُرُست کرے، عِیال دار ہو تو اپنے بال بچوں کی ضَرورت پوری کرے، یتیم کی پَرورش کرنے والا ہو تو یتیم کو خوش کرے اگر تیرا دِل ایک ہی شخص کو دینا چاہے تو اسے ہی دے دینا کہ مسلمان کے دِل میں خُوشی داخِل کرنا، مَظلُوم کی فَریاد رَسی کرنا، اس کی تکلیف کو دُور کرنا اور کمزور کی مدد کرنا 100 نفلی حج سے افضل ہے۔ جا! اور اسے ویسے ہی خرچ کر جیسے میں نے کہا ہے ورنہ جو تیرے دل میں ہے وہ بتا دے۔ اس نے کہا: اے اَبُو نَصر!

میرے دل میں سفر کا ہی اِرادہ ہے۔ یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسکرائے اور اس پر شفقت کرتے ہوئے فرمایا: جب تجارت اور مُشْتَبَہ ذَرائع سے مال جمع ہوتا ہے تو نفس خرچ تو اپنی مرضی کے مُطابِق کرتا ہے لیکن نیک اَعمال کو آڑ بنا لیتا ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قَسم اِرشاد فرمائی ہے کہ وہ صرف مُتَّقِیْن کے اَعمال قبول فرمائے گا۔(1)

رِضائے الٰہی کے ساتھ ساتھ دِکھاوے کیلئے عمل کرنا

سُوال: کسی نیک عمل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے ساتھ ساتھ لوگوں کے اس عمل پر مُطَّلع ہونے کی خَواہش کرنا کیسا ہے؟

جواب: کوئی بھی نیک عمل ہو اس میں رِضائے الٰہی پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کی نیت ہونی چاہیے، لوگوں کو دِکھانے، شُہرت پانے اور اپنی واہ واہ کروانے کی نیت سے نیک عمل کرنا رِیاکاری ہے اور رِیاکاروں کے لیے تباہ کاری ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یَانَبِیَّ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں مَوقِفِ حج میں کھڑا ہوتا ہوں اور مَقْصود اللہ تعالٰی کی رِضا ہوتی ہے اور میری یہ بھی خواہش ہوتی ہے کہ میرا یہاں کھڑا ہونا دیکھا جائے (یعنی لوگ مجھے دیکھ لیں)۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس شخص کی بات سُن کر کوئی جواب نہ دیا حتّٰی کہ یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی:

---

1 ...... قوت القلوب، الفصل السادس والعشرون، ١/١٦٥ دار الكتب العلمية بيروت

فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو جسے اپنے ربّ سے ملنے کی اُمّید ہو اُسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے ربّ کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

(پ۱۶، الکھف: ۱۱۰)[1]

حضرتِ سَیِّدُنا کثیر بن زِیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے اِس آیت کا مطلب پوچھا تو فرمایا: یہ مومن کے بارے میں نازِل ہوئی۔ میں نے کہا: کیا وہ اللہ تعالٰی کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے؟ فرمایا: نہیں، لیکن عمل کے لیے شِرک کرتا ہے کیونکہ وہ اس عمل سے اللہ تعالٰی اور لوگوں کی رِضا چاہتا ہے۔اس وجہ سے وہ عمل قبول نہیں ہوتا۔[2]

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو سَعید بن اَبُو فَضالہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ شک و شُبہ سے پاک دن یعنی قیامت میں اَوَّلین و آخرین کو جمع کرے گا تو ایک مُنادِی نِدا کرے گا: جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے کیے جانے والے عمل میں کسی کو شریک کیا وہ اسی کے پاس اپنا ثواب تلاش کرے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ شُرَکا کے شِرک

مدینہ

1 ...... دُرِّمنثور، پ۱۶، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۵/ ۴۶۹ دار الفکر بیروت

2 ...... دُرِّمنثور، پ۱۶، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۵/ ۴۷۰ دار الفکر بیروت

سے بے نیاز ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لوگوں کو اپنے اَعمال دِکھانے، سُنانے اور اپنی شُہرت پانے کا شوق بہت بُرا ہے اور یہ شیطان کے واروں میں سے ایک وار ہے۔ شیطان لعین اَوَّلاً تو کسی کو نیکی کی طرف مائل ہی نہیں ہونے دیتا، اگر کوئی اس کے وار سے بچ کر نیک عمل کرنے میں کامیاب ہو بھی جائے تو رِیاکاری، تکبُّر، حُبِّ جاہ اور شُہرت وغیرہ میں مُبتلا کر کے اس کے اَعمال بَرباد کرنے کی کوشش کرتا ہے لہٰذا بندے کو چاہیے کو وہ شیطان کی ان چالوں کو ناکام بناتے ہوئے خالصتاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا و خوشنودی حاصِل کرنے کے لیے عمل کرے۔ ہاں! ایسا شخص جو لوگوں کا پیشوا ہو، لوگ اس سے عقیدت و محبت رکھتے اور نیک اَعمال میں اس کی پیروی کرتے ہوں تو ایسے شخص کے لیے لوگوں کی ترغیب کے لیے اپنے اَعمال کو ظاہِر کرنا نہ صرف جائز بلکہ اَفضل ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ اِبنِ عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: پوشیدہ عبادت عَلانیہ عبادت سے اَفضل ہے اور جس کی لوگ پیروی کرتے ہوں اس کی عَلانیہ عبادت پوشیدہ عبادت سے افضل ہے۔[2]

---

1 ...... مُسْنَدِ إمامِ أحمد، مسند المكيين، حديث أبي سعيد بن أبي فضالة، ۵/۳۶۹، حديث: ۱۵۸۳۸، دار الفكر بيروت

2 ...... شعبُ الايمان، باب في السرور بالحسنة...الخ، ۵/۳۷۶، حديث: ۷۰۱۲ دار الكتب العلمية بيروت

آخرت کے عمل سے دُنیا طلب کرنا

سُوال: آخرت کے عمل سے دُنیا طلب کرنا یا شُہرت چاہنا کیسا ہے؟

جواب: دُنیوی غَرَض کے لیے نیک عمل کرنا یا نیک عمل کرنے کے بعد اسے دُنیا طلبی اور شُہرت کا ذَریعہ بنانا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِین فَروشی اور اکثر صورتوں میں رِیاکاری ہے جس میں جہنم کی حقداری ہے جیسا کہ آج کل بعض لوگ حج وعمرہ کر آتے ہیں تو بِلاضَرورت جگہ جگہ اپنے حج وعمرہ کا اِعلان کرتے پھرتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: جو آخرت کے عمل سے دُنیا طلب کرے اُس کا چہرہ مَسْخ کر دیا جائے اور اُس کا ذِکر مٹا دیا جائے اور اس کا نام دوزخیوں میں لکھا جائے۔[1]

آخرت کے عمل سے دُنیا طلب کرنے والے ایک نادان آقا اور اس کے دانا غُلام کی عِبرت اَنگیز حِکایت مُلاحَظہ کیجیے اور عِبرت کے مدنی پھول چُنیے چنانچہ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ایک غُلام اور آقا حج کر کے پلٹے، راہ میں نمک نہ رہا، نہ خرچ تھا کہ مول (قیمتاً) لیتے، ایک مَنْزِل پر آقا نے غُلام سے کہا: بقّال (سبزی فروش / کھانے پینے کا سامان بیچنے والے) سے تھوڑا سا نمک یہ کہہ کر لے آؤ کہ "میں حج سے آیا ہوں۔" چُنانچہ وہ گیا اور یہ کہہ کر تھوڑا سا نمک لے آیا۔ دوسری مَنْزِل پر آقا نے پھر بھیجا اور کہا: اس بار یوں کہو کہ "میرا آقا حج سے آیا ہے۔" چُنانچہ اس بار بھی غُلام یہ کہہ کر

---

[1] ..... کنز العمّال، کتاب الأخلاق، الجزء: ۳، ۲/ ۹۳، حدیث: ۷۲۲۷ دار الکتب العلمیة بیروت

تھوڑا سا نمک لے آیا۔ تیسری مَنْزِل پر آقا نے پھر بھیجنا چاہا، تو غُلام (جو کہ حقیقتاً آقا بننے کے قابِل تھا اُس) نے جواب دیا: پَرسوں نمک کے چند دانوں کے بدلے اپنا حج بیچا، کل آپ کا بیچا، آج کس کا بیچ کر لاؤں؟[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی وہ غُلام بہُت دانا تھا، اس نے اپنے آقا اور آج کل کے ہر حاجی صاحِب کو کتنی زبردست اور عِبرت اَنگیز بات بتائی کہ بِلاضَرورت اپنے حج کا اِعلان کر کے نمک وغیرہ حاصل کرنے سے کہیں ایسا نہ ہو کہ حج ہی برباد ہو جائے۔ اَلبتہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ اگر کسی نے رِیاکاری کے لیے حج کیا تو اس کا فرض ادا ہو جائے گا مگر رِیاکاری کا گناہ ہو گا، ایسے حاجی کو چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچی توبہ کرے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اِخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے اور رِیاکاری کی تباہ کاری سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم[2]

پیدل سفرِ حج کی فضیلت

سُوال: کیا پیدل سفرِ حج کی بھی کوئی فضیلت ہے؟

جواب: حج اگرچہ سُواری وغیرہ کی اِستطاعت ہونے پر ہی فرض ہوتا ہے مگر تاہم پیدل سفرِ حج کا بہُت زیادہ ثواب ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا زاذان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے

---

1. فضائلِ دُعا، ص ۲۸۱ ملخصاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
2. مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 106 صفحات پر مشتمل رسالے "نیکیاں چھپاؤ" کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا شدید بیمار ہوئے تو اُنہوں نے اپنے بیٹوں کو بُلایا اور جمع کر کے فرمایا کہ میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ”جو مکّہ سے حج کے لیے پیدل چل کر جائے اور مکّہ لوٹنے تک پیدل ہی چلے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ہر قدم کے بدلے سات سو نیکیاں لکھتا ہے اور ان میں ہر نیکی حَرم میں کی گئی نیکیوں کی طرح ہے۔“ ان سے پوچھا گیا: ”حَرم کی نیکیاں کیا ہیں؟“ فرمایا: ”ان میں سے ہر نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔“[1]

حج و عمرے کے کاروان اور دعوتِ اسلامی

سُوال: پاکستان میں کاروباری طور پر مختلف ناموں سے حج و عمرے کے لیے کاروان تیار کیے جاتے ہیں ان میں بعض کا تَشَخُّص دعوتِ اسلامی والا ہوتا ہے، کیا دعوتِ اسلامی کے مَدَنی مرکز کی طرف سے انہیں کچھ حمایت حاصل ہے؟

جواب: حج و عمرے کے مختلف ناموں سے بنائے جانے والے کسی بھی کاروان کو تادمِ تحریر مَدَنی مَرکز کی طرف سے کسی بھی قسم کی کوئی حمایت حاصل نہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنا تَشَخُّص دعوتِ اسلامی والا نہ بنائیں تاکہ ان کی بے احتیاطیوں سے لوگ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے بدظن نہ ہوں۔ بَہَر حال ایسے اِدارے چلانے والے اور ان کے ذَرِیعے حج و عمرے پر جانے والے

مدینہ

1 ...... مستدرک حاکم، کتابُ المناسک، فضیلۃ الحج ماشیاً، ٢/١١٤، حدیث: ١٧٣٥ دار المعرفۃ بیروت

اپنے مُعاملات کے خود ہی ذِمّہ دار ہیں۔

تبلیغ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا پیغام تادمِ تحریر دُنیا کے تقریباً 200 مُمالِک میں پہنچ چکا ہے۔ لاکھوں لاکھ مسلمان اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مَدَنی تحریک سے وَابستہ ہیں۔اب اگر کوئی دعوتِ اسلامی کا تَشَخُّص اپنا کر کسی بھی قِسم کی بَدعُنوانی کا مُرتکِب ہو تو اس بِنا پر پوری تحریک کو بُرا بھلا کہنا اور مدنی ماحول سے دُور ہو جانا اِنصاف کے خِلاف ہے کیونکہ ایک یا چند اَفراد کی غَلَطی کی وجہ سے ساری تحریک کو بُرا بھلا نہیں کہا جا سکتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنا خوف، اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سچّا عشق اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرمائے اور ہر اُس عمل سے بچائے جس سے دعوتِ اسلامی کی دِینی خدمات کو نقصان پُہنچے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ! اِس سے پہلے، اِیماں پہ موت دے دے

نقصاں مِرے سبب سے ہو سنّتِ نبی کا (وسائلِ بخشش)

ہَوائی جہاز میں گناہوں کا خطرہ

سُوال: کیا ہَوائی جہاز میں بھی گناہوں کا خطرہ ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں! ہوائی جہاز میں بھی گناہوں کا خَطرہ رہتا بلکہ کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ حَرَمَیْن

طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کا سفر چونکہ بڑا ہی مُبارک سفر ہے لہٰذا شیطان کسی صورت میں بھی نہیں چاہتا کہ یہ سفر گناہوں سے خالی ہو اس لیے وہ لوگوں کو گناہوں میں مُبتلا کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے اور بیشتر لوگ بھی نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر اس مُبارک سفر میں بھی گناہوں کا سِلسلہ جاری رکھے ہوتے ہیں لہٰذا حجاجِ کرام کو چاہیے کہ اپنی نِگاہوں کی حِفاظت کریں اور نمازوں کا بھی اِہتمام کریں۔ حجاج کو مُسلِم غیر مُسلِم فَلائٹس میں سفر کرنا پڑتا ہے تو اس حوالے سے نماز کے مَسائل مثلاً بلندی پر اَوقاتِ نماز کی مَعلومات، قبلہ رُخ جاننے، طیّارے میں کیا کھاسکتے ہیں اور کیا نہیں کھاسکتے؟ نیز اِستنجا خانے کے اِستعمال وغیرہ کی اِحتیاط کا عِلم ہونا بھی ضَروری ہے۔

بدنگاہی کرنے اور کروانے والیاں

سُوال: بدنگاہی کرنے اور کروانے والیوں کے بارے میں کچھ اِرشاد فرمادیجیے۔

جواب: قصداً بدنگاہی کرنے اور کروانے والیاں گنہگار اور عذابِ نار کی حقدار ہیں اَحادیثِ مُبارَکہ میں ان کے لیے سخت وعیدیں آئی ہیں چنانچہ سَرورِ ذِیشان، مکی مدنی سُلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرَت نشان ہے: دیکھنے والے پر اور اُس پر جس کی طرف نظر کی گئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت۔[1] لہٰذا کبھی بھی بدنگاہی نہ کیجیے، اگر اچانک نظر پڑ بھی جائے تو فوراً نظر پھیر لیجیے جیسا کہ

---

[1] ...... شعبُ الایمان، باب الحیاء، فصل فی الحمام، ۶/ ۱۶۲، حدیث: ۷۷۸۸

حدیثِ پاک میں ہے حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر بِن عبدُ الله رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیِّ مُکَرَّم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق حکم دَریافت کیا تو آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے حکم دیا کہ فوراً نظر کو پھیر لو۔[1]

معلوم ہوا کہ بِلا قصد پڑ جانے والی پہلی نظر مُعاف ہے جبکہ فوراً نظر پھیر لی جائے۔ ہاں! اگر بِلا قصد نظر پڑی لیکن دیکھتے ہی رہے یا نظر ہٹا کر پھر دوبارہ دیکھا تو یہ ناجائز ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا: ایک نظر کے بعد دُوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بِلا قصد کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹالو اور دوبارہ نظر نہ کرو) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری نظر جائز نہیں۔[2]

الله عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیچی نیچی مُبارک نظروں کی حیا کا صَدْقہ ہمیں بھی اپنی نگاہوں کو نیچی رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یا الٰہی رنگ لائیں جب مِری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش)

مدینہ

1 ...... مُسلِم، کتابُ الآداب، باب نظر الفجاۃ، ص۹۱۷، حدیث: ۵۶۴۴ دار الکتاب العربی بیروت

2 ...... ابوداود، کتاب النکاح، باب مایؤمر بہ... الخ، ۲/۳۵۸، حدیث: ۲۱۴۹ دار احیاء التراث العربی بیروت

مسجدَینِ کریمین میں دُنیوی باتیں اور شُور وغُل کرنا

سُوال: کئی حُجاجِ کرام مسجدینِ کریمین میں دُنیوی باتیں کرتے، شُور وغُل مچاتے اور قہقہے لگاتے نظر آتے ہیں، ان کے بارے میں کچھ اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: مَساجد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر ہیں، ان کا اَدَب واِحترام کرنا اور انہیں ہر اس چیز سے بچانا جس کے لیے یہ نہیں بنائی گئیں ضَروری ہے۔ مَساجد میں دُنیوی باتیں کرنے، شُور وغُل مچانے اور قہقہے لگانے سے ان کا تقدُّس پامال ہوتا ہے اور یہ ایسے اُمُور ہیں جن کے لیے مَساجد نہیں بنائی گئیں لہٰذا ان کے اِرتکاب کرنے والوں کے لیے اَحادیثِ مُبارَکہ میں سخت وعیدیں آئی ہیں چنانچہ مسجد میں ہنسنے کے متعلق سلطانِ اِنس وجان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا لاتا ہے۔[1] آواز بلند کرنے والوں کے لیے اِرشاد فرمایا: جو کسی کو مسجد میں بآوازِ بلند گمشدہ چیز ڈھونڈتے سُنیں تو وہ کہے: لَا رَدَّھَا اللہُ عَلَیْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِھٰذَا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ گمشدہ شے تجھے نہ ملائے کیونکہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنائی گئیں۔[2] جو مسجد میں دُنیا کی باتیں کرے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس سال کے اَعمال اَکارَت (ضائع) فرما دے۔[3] مسجد میں مُباح باتیں نیکیوں

مدینہ

1. جامع صغیر، حرف الضاد، ص ۳۲۲، حدیث: ۵۲۳۱ دار الکتب العلمیة بیروت
2. مُسلِم، کتابُ المساجد... الخ، باب النھی عن نشد الضالة... الخ، ص ۲۲۴، حدیث: ۱۲۶۰
3. غمز عیون البصائر، الفن الثالث، القول فی أحکام المسجد، ۱/۱۹۰ بابُ المدینہ کراچی

کو اس طرح کھا جاتی ہیں جس طرح آگ لکڑی کو۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ مَساجد میں دُنیوی باتیں کرنا، ہنسنا اور آوازیں بلند کرنا وغیرہ آخرت کے لیے کس قدر تباہ کُن ہیں! مسجدینِ کریمین میں ایسا کرنے والے حجاج وغیرہ کو ڈر جانا چاہیے کہ جب عام مَساجد کے تقدُّس کو پامال کرنے کی یہ وعیدیں ہیں تو مسجدینِ کریمین کی بے حُرمتی کی وعیدیں تو ان مقدَّس مقامات کی عظمت کی وجہ سے اور زیادہ سخت ہیں کیونکہ مَسجدینِ کریمین تو دُنیا کی تمام مَساجد سے اَفضل واعلیٰ ہیں جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اوّل صَفْحَہ 649 پر ہے: سب مسجدوں سے اَفضل مسجدِ حرام شریف ہے، پھر مسجدِ نبوی، پھر مسجدِ قدس، پھر مسجدِ قبا، پھر اور جامع مسجدیں، پھر مسجدِ محلّہ، پھر مسجدِ شارع۔

مسجدینِ کریمین میں کھانا پینا کیسا؟

سُوال: مسجدینِ کریمین (یعنی مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی شریف) میں کھانا پینا کیسا ہے؟

جواب: مسجدینِ کریمین (یعنی مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی شریف) ہوں یا کوئی اور مسجد ان میں کھانا پینا اور سونا سِوائے معتکف کے کسی اور کے لیے شَرعاً جائز نہیں۔ اگر کسی کو مسجد میں کھانے پینے اور سونے کی حاجت ہے تو اُسے چاہیے کہ وہ نفلی اِعتکاف کی

مدینہ

[1] ...... الاشباہ والنظائر، الفن الثالث، القول فی أحکام المسجد، ص ۳۲۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت

نیت کرلے تو ضِمْناً کھانا پینا اور سونا بھی جائز ہو جائے گا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: صحیح و مُعْتَمَد یہ ہے کہ مسجد میں کھانا پینا، سونا سِوا معتکف کے کسی کو جائز نہیں، مُسافر یا حَضَری (مقیم) اگر چاہتا ہے تو اِعتکاف کی نیت کیا دُشوار ہے اور اس کے لئے نہ روزہ شرط نہ کوئی مُدّت مقرر ہے، اعتکافِ نفل ایک ساعت کا (بھی) ہو سکتا ہے۔[1]

مزید فرماتے ہیں: ظاہر ہے کہ مسجدیں سونے کھانے پینے کو نہیں بنیں تو غیر معتکف کو ان میں ان اَفعال کی اِجازت نہیں اور بِلاشُبہ اگر ان اَفعال کا دروازہ کھولا جائے تو زمانہ فاسِد ہے اور قُلوب اَدَب و ہیبت سے عاری، مسجدیں چوپال ہو جائیں گی اور ان کی بے حُرمتی ہو گی، وَكُلُّ مَا اَدّٰی اِلٰی مَحْظُوْرٍ مَحْظُوْرٌ (اور ہر وہ شے جو ممنوع تک پہنچائے ممنوع ہو جاتی ہے۔)[2]

معتکف کو بھی مسجد میں کھانے پینے کی اسی صورت میں اِجازت ہے کہ اتنا زیادہ کھانا نہ ہو جو نماز کی جگہ گھیرے اور نہ ہی کھانے پینے کی کسی چیز سے مسجد آلودہ ہو ورنہ جائز نہیں چنانچہ فتاویٰ رضویہ جلد 8 صفحہ 94 پر ہے: "مسجد میں اتنا کثیر کھانا لانا کہ نماز کی جگہ گھیرے اور ایسا اَکل و شُرب (یعنی کھانا پینا) جس سے اس کی تَلْوِیْث ہو مُطْلَقاً ناجائز ہے اگرچہ معتکف ہو۔" نیز رَدُّ الْمُحتار میں ہے: ظاہر یہی ہے

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۹۵ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۹۳

کہ کھانا پینا جبکہ مسجد کو آلودہ نہ کرے اور نہ مسجد کی جگہ گھیرے تو یہ سونے کی طرح (جائز) ہے کیونکہ مسجد کو صاف ستھرا رکھنا واجب ہے۔[1] جب مسجد میں کھانا پینا ان دونوں باتوں سے خالی ہو تو معتکف کو بِالاِتفاق بِلا کراہت جائز ہے۔

سالن میں پکی ہوئی اِلاَئچی کھانے کا حکم

سُوال: اگر اِلاَئچی سالن وغیرہ میں پکالی جائے تو کیا ایسا سالن مُحْرِم کے لیے کھانا جائز ہے؟

جواب: اگر سالن یا مشروبات وغیرہ میں خُوشبو جیسے زعفران یا اِلاَئچی وغیرہ کو ملا کر پکا یا لیا گیا تو مُحْرِم کے لئے اس کا کھانا، پینا جائز ہے اور کھانے یا پینے والے مُحْرِم (اِحرام والے) پر کوئی دَم یا صَدَقہ[2] نہیں کیونکہ پکانے سے ان کا وُجُود کھانے میں مل کر ختم ہو جاتا ہے لہٰذا اب ان کے وجود کا اِعتبار نہ رہا اور ان کا کھانا، پینا مُحْرِم کے لیے جائز ہو گیا۔[3]

حالتِ اِحرام میں خُوشبودار صابُن کا اِستعمال

سُوال: حالتِ اِحْرام میں صابُن سے ہاتھ دھو سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: حالتِ اِحْرام میں صابُن سے ہاتھ دھو سکتے ہیں۔ حجازِ مُقَدَّس کے ہوٹلوں میں

---

1 ...... رَدُّالمُحتار، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ۳/۵۰۷

2 ...... دَم: یعنی ایک بکرا۔ (اِس میں نَر، مادہ، دُنبہ، بھیڑ، نیز گائے یا اُونٹ کا ساتواں حصّہ سب شامل ہیں۔) صَدَقہ: یعنی صَدَقۂ فِطر کی مِقدار۔ آج کل کے حساب سے صَدَقۂ فِطر کی مِقدار 2 کلو میں سے 80 گرام کم گندُم یا اُس کا آٹا یا اُس کی رقم یا اُس کے دُگنے جَو یا کھجور یا اُس کی رقم ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

3 ...... اِحرام اور خُوشبودار صابن، ص ۲۳ ملخصاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

عموماً خُوشبو والا صابُن رکھا ہوتا ہے عُلمائے کرام کَثَّرَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے اس کے اِستعمال کو بھی جائز قرار دیا ہے لہٰذا مُحرِم کے لیے خُوشبودار صابن کے اِستِعمال کرنے میں کوئی حَرج نہیں۔ [1]

حج کے اَحکام سیکھنا فرض ہیں

سُوال: کیا حج کرنے والوں کے لیے حج کے اَحکام سیکھنا ضَروری ہیں؟

جواب: جی ہاں! حج کرنے والوں کے لیے حج سے متعلق ضَروری مَسائل واَحکام سیکھنا فرض ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ** یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔[2] اِس حدیثِ پاک سے اسکول کالج کی مُرَوَّجَہ دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضَروری دِینی عِلم مُراد ہے لہٰذا سب سے پہلے اسلامی عقائد کا سیکھنا فرض ہے، اس کے بعد نماز کے فرائِض وشَرائِط ومُفسِدات (یعنی نماز کس طرح دُرُست ہوتی ہے اور کس طرح ٹوٹ جاتی ہے) پھر رَمَضَانُ المبارک کی تشریف آوری ہو تو جس پر روزے فرض ہوں اُس کے لیے روزوں کے ضَروری مَسائل، جس پر زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لیے زکوٰۃ کے ضَروری مَسائل، اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے، نکاح کرنا چاہے

---

1 ...... مزید تفصیلات جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ”اِحرام اور خُوشبودار صابن“ کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... اِبن ماجه، بابُ فَضْلِ الْعُلَمَاءِ وَالْحَثِّ عَلٰی طَلَبِ الْعِلْمِ، ۱/۱۴۶، حدیث: ۲۲۴ دار المعرفة بیروت

تو اس کے، تاجِر کو تجارت کے، خریدار کو خریدنے کے، نوکری کرنے والے اور نوکر رکھنے والے کو اِجارے کے، وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اور اسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقِل و بالِغ مَرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے۔اِسی طرح ہر ایک کے لیے مَسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز مَسائلِ قَلْب (باطِنی مَسائل) یعنی فرائضِ قَلْبِیہ (باطِنی فرائض) مَثَلًا عاجزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گناہ مَثَلًا تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد، بدگمانی، بُغض و کینہ، شَماتَت (یعنی کسی کی مصیبت پر خوش ہونا) وغیرہا اور ان کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔[1]

اکثر حج و عمرہ پر جانے والے لوگ حج و عمرہ کے اَحکام پڑھتے ہی نہیں اگر پڑھ یا سُن لیں تو بھی حافظے کی کمزوری کے باعث بھول جاتے ہیں اور اِس قدر اَغلاط کی کثرت کرتے ہیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ! گناہوں پر گناہ اور کفّاروں پر کفّارے واجب ہوتے چلے جاتے ہیں مگر حقیقی ندامت نہ گناہوں سے بچنے کا صحیح معنوں میں ذِہن اور نہ ہی کفّاروں کی اَدائیگی کے لیے رقم خرچ کرنے کا جگر۔ یاد رکھیے! جَہالت (یعنی نہ جاننا) عُذر نہیں بلکہ جہالت بذاتِ خود گناہ ہے لٰہذا جس پر نَماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج فرض ہے اُس کے لیے ان کے متعلقہ ضَروری اَحکامات

---

1 ..... نیکی کی دعوت، ص ۱۳۶ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

کا سیکھنا بھی فرض ہے۔ جو خود عقائدِ صَحیحہ اور حج کے مَسائلِ ضَروریّہ کا عِلْم نہیں رکھتا اُسے تنہا یا عوامُ النّاس کے قافلے میں سفرِ حج کرنے کے بجائے کسی قابلِ اطمینان مُتّقی اور محتاط فی الدّین مُتَصَلِّب سُنّی عالِم کے ہمراہ سفر کرنا چاہیے۔ (1)

خَرید و فروخت کے مَسائل سیکھنا بھی فرض ہیں

سُوال: حج و عمرہ کے لیے خَریداری کرنے والوں کے لیے کچھ مدنی پھول اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: جس طرح سفرِ حج کرنے والوں کے لیے حج کے اَحکام سیکھنا فرض و ضَروری ہے یونہی خرید و فروخت کرنے والوں کے لیے خَرید و فروخت کے مَسائل سیکھنا بھی ضَروری ہے چاہے وہ خَرید و فروخت سفرِ حج کی ہو یا کوئی اور۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ ہر مسلمان اتنا عِلْم رکھتا تھا جو اس کی ضَروریات کو کافی ہوتا یہاں تک کہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حکم فرما دیا تھا کہ ہمارے بازار میں وہی خَرید و فروخت کریں جو دِین میں فَقِیہ (عالِم) ہوں۔ (2) فی زمانہ علمِ دِین سے دُوری اور جہالت کے سبب لوگ خَرید و فروخت کے

مدینہ

1 ...... حج و عمرہ کے اَحکام سیکھنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد اوّل کے چھٹے حصّے اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصانیف "رفیقُ الحرمین" اور "رفیقُ المعتمرین" کا مطالعہ کیجیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کتابوں کا مُطالعہ سفرِ حج و عمرہ کے دوران شرعی رہنمائی کے لیے بے حد مُفید ثابت ہوگا۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ٢/٢٩، حدیث: ٤٨٧ دار الفکر بیروت

مَسائل سے بھی ناواقف ہیں یہی وجہ ہے کہ خَرید و فروخت کے دوران بہت ساری خلافِ شرع باتوں کا اِرْتِکاب کر بیٹھتے ہیں۔(1)

رہی بات سفرِ حج کے لیے خَریداری کرنے کی تو اس میں اور زیادہ اِحتیاط کی حاجت ہے۔ کوئی چیز خَریدتے وقت اس کا بھاؤ کم کروانے کے لیے حُجَّت (Bargaining) کرنا سُنَّت ہے مگر سفرِ حج کے لیے جو چیز خَریدی جائے اس میں بھاؤ کم نہیں کروانا چاہیے کہ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بھاؤ کے لئے حُجَّت کرنا بہتر ہے بلکہ سُنَّت۔ سِوا اس چیز کے جو سفرِ حج کے لئے خریدی جائے۔ اس میں بہتر یہ ہے کہ جو مانگے دے دے۔(2) خوش نصیب ہیں وہ حاجی جو اس مبارَک سفر کے لیے خَریدی جانے والی چیزوں کا بھاؤ کم کروانے کے بجائے مُنہ مانگی رقم ادا کر کے مانگنے والوں کو خوش کر دیا کرتے ہیں۔

اِسی طرح سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام پر قربان کیے جانے والے جانور کی خَریداری میں بھی عُشَّاق کے اَنداز نِرالے ہوتے ہیں۔ وہ اس جانور کے بھی دام کم کروانے کے بجائے مُنہ مانگے دام ادا

---

1 ...... خرید و فروخت کے تفصیلی مَسائل جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد دُوُم کے حصّہ 11 اور جلد سوم کے حصّہ 16 کا مطالعہ کیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۷/ ۱۲۸

کرتے بلکہ بسااوقات مَزید بڑھا کر بھی پیش کرتے ہیں اور یہ کوئی دھوکا کھانا نہیں بلکہ عِشق کی بات ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے ہر اُس غُلام کو آزاد فرما دیتے جو بکثرت عبادت کرتا لہٰذا غُلام بھی خوب عبادت کرتے اور رہائی پاتے۔ کسی نے عرض کی کہ غُلام رہائی پانے کے لیے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے زیادہ عبادت کرتے ہیں۔ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام پر دھوکا دینے والے سے ہم دھوکا کھانے کے لیے تیار ہیں۔[1]

ترے نام پر ہو قرباں مِری جان، جانِ جاناں
ہو نصیب سَر کٹانا مَدنی مدینے والے (وسائلِ بخشش)

بار بار حاضری کا شوق تڑپائے تو کیا کرنا چاہیے؟

سُوال: فرض حج ادا کر لینے کے بعد کسی عاشقِ زار کو بار بار حاضری کا شوق تڑپائے تو وہ کیا کرے؟

جواب: فرض حج ادا کر لینے کے باوجود اگر کسی عاشقِ زار کو بار بار حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی حاضری کا شوق تڑپائے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کے بھروسے پر اس طرح تیاری کرے کہ دِل و دماغ، زَبان و آنکھ اور ہر عُضْو کا قُفْلِ مدینہ لگائے یعنی اپنے تمام اَعضا کو گناہوں سے بچانے کی بھرپور سعی کرے۔ اپنے اَندر اِخلاص پیدا کرے اور رِیاکاری لانے والے اَسباب سے بچے۔ عاشقانِ رسول کے

---

1 ..... تفسیرِ کبیر، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۲۲، ۵ / ۲۲۰ دار احیاء التراث العربی بیروت

ہمراہ سُنَّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں سفر اور مَدَنی اِنعامات پر عمل بڑھانے اور اِستقامت پانے کے لیے فکرِ مدینہ کرتے ہوئے روزانہ مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذِمَّہ دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنا لے۔ نفس کی خاطر کی جانے والی ذاتی دوستیاں ترک کرکے اچھی صحبت اِختیار کرے، کم بولنے اور نِگاہیں نیچی رکھنے کی خاص مشق کرے، حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے آداب سیکھے، اپنی بے مائیگی، نااَہلی اور گناہوں کا اعتِراف کرتے ہوئے اللہ رَبُّ العالمین جَلَّ جَلَالُہ کی بارگاہ میں خوب اِستغفار کرے اور توفیقِ خیر کی خیرات مانگے۔ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے رَحمت و اِستقامت کی بھیک طلب کرے۔ جب ظاہری اَسباب کا اِنتظام ہو جائے اور دل بھی مطمئن ہو کہ اب مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منوَّرہ زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کا حتَّی الْاِمْکان اَدَب کر پاؤں گا اور قصداً گناہوں کا صُدُور بھی نہیں ہو گا تو اب حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے سفر کی تیّاری کرے۔

اگر اَسباب نہ بن پائیں تو حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا جانے والوں کو بنظرِ رَشک دیکھیں، ان سے ملاقات کا شرف حاصِل کریں اور ان سے سلامِ شوق عرض کرنے اور دُعائے مَغْفِرت و حاضری کی عاجزانہ اِلتجا کریں۔ اگر قریبی عزیز ہوں تو انہیں رُخصت کرنے جائیں تو اپنا یوں مدنی ذہن بنائیں کہ

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی تو کرم ہو گا ہم بھی مدینے جائیں گے۔

مدینے جانے والو! جاؤ جاؤ فی اَمَانِ اللہ

کبھی تو اپنا بھی لگ جائے گا بستر مدینے میں (وسائلِ بخشش)

حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن میں زیادہ دن قیام کرنا کیسا؟

سُوال: عمرے کے لیے جانے والوں کا حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں زیادہ دن قیام کرنا کیسا ہے؟

جواب: عمرے کے لیے جانے والے اگر وہاں کے آداب بجا لاتے اور اپنے آپ کو گناہوں سے بچا پاتے ہوں تو ان کے لیے زیادہ اَیّام گزارنا باعثِ سعادت ہے۔ زیادہ مُدَّت قِیام کرنے سے عموماً لوگوں کے دِلوں سے اَہمیت ختم ہو جاتی ہے اور وہ گناہوں پر بے باک ہو جاتے ہیں لہٰذا ایسوں کو چاہیے کم سے کم مُدَّت قِیام کریں مثلاً عمرہ کے لیے جائیں تو ایک دِن میں عمرہ شریف ادا کریں، پھر فوراً سرکارِ ابدِ قرار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور شَیْخَیْن کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی بارگاہوں میں بغرضِ سلام ایک دِن کے لیے مدینۂ منورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا حاضِر ہوں۔ مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں نمازیں پڑھیں، سیّدُ الشُّھَدَاء حضرتِ سیِّدُنا حمزہ و شُہدائے اُحُد رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کی بارگاہوں میں سلام عرض کرنے جائیں۔ جنَّتُ

البقیع شریف میں آرام کنندگان کی خِدمات میں بھی سلام عرض کریں۔ زیرِ گنبدِ خضرا جلوۂ محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں موت سے ہم آغوش ہونے کی سعادت ملنے کی صورت میں بقیعِ پاک میں "مُستقِل داخِلہ" کی اِجازت مل جائے تو زہے قسمت ورنہ بے اَدَبی اور گناہوں سے بچ نہ پانے کے باعِث اگر ضمیر ملامت کرتا ہو تو بقیع شریف پر حسرت بھری نظر ڈالتے ہوئے اَلوداعی سلام پیش کر کے روتے ہوئے وطن روانہ ہوں۔

میں شکستہ دِل لئے بوجھل قدم رکھتا ہوں
چل پڑا ہوں یا شَہَنْشاہِ مدینہ الوداع (وسائلِ بخشش)

حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً میں کم مدت کی حاضری کو ہرگز ہرگز کم تصوُّر نہ کیجیے۔ خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہاں کی حسین وادیوں میں گزرا ہوا ایک لمحہ دُنیا کے ظاہِری سرسبز و شاداب گلزار کی ہزار سالہ زندگی سے بہتر ہی نہیں بلکہ بہترین ہے۔

وُہی ساعتیں تھیں سُرور کی وُہی دن تھے حاصلِ زندگی
بحُضُورِ شافِعِ اُمَّتاں مِری جن دِنوں طَلَبی رہی

ناپاک کپڑوں میں نماز کا حکم

سُوال: حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً یا کسی بھی جگہ پر طہارت خانوں کے صحیح نہ

بنے ہونے کی وجہ سے کپڑوں کا پاک رہنا مشکل ہوتا ہو تو ایسی صورت میں اگر کسی نے ان کپڑوں میں ہی نماز پڑھ لی تو اس کے لیے شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: طہارت خانوں کے واقعی صحیح نہ بنے ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو پاک رکھنا اور گناہوں سے بچانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ آج کل W.C کی جگہ ''کموڈ'' نے لے لی ہے اس میں بھی کہیں قبلے کو پیٹھ ہوتی ہے تو کہیں مُنہ ہوتا ہے حالانکہ 45 ڈِگری کے زاویہ کے اَندر اَندر قبلہ کو مُنہ یا پیٹھ کرکے اِستنجا کرنا حرام ہے اور حرمِ مکّہ میں ایک بار کا کیا ہوا حرام کام لاکھ بار حرام کام کرنے کے مُترادِف ہے۔ اگر حمّام میں فوّارہ (Shower) ہو تو اسے اچھی طرح دیکھ لیجیے کہ اُس کی طرف منہ کرکے ننگا نہانے میں منہ یا پیٹھ قبلے شریف کی طرف تو نہیں ہو رہی۔ قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ 45 درجے کے زاویے کے اندر اندر ہو لہٰذا یہ اِحتیاط بھی ضَروری ہے کہ 45 ڈِگری کے زاویے (اینگل Angle) کے باہر ہو۔ مَساجد کے حمام میں W.C ہوتے ہیں مگر رُخ دُرُست ہونے کی کوئی گارنٹی نہیں ہوتی نیز طہارت کے لیے لوٹے کے بجائے ''پائپ سسٹم'' ہوتا ہے جس کے باعِث گندی چھینٹوں سے خود کو بچانا بے حد دُشوار ہے۔

بہر حال اگر نَجاستِ غَلیظہ ''کپڑے یا بدن میں ایک دِرہَم سے زیادہ لگ جائے تو

اُس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نَماز پڑھ لی تو ہو گی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیتِ اِسْتِخفاف (یعنی نماز کو ہلکا جان کر) ہے تو کُفر ہوا اور اگر دِرْہَم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجِب ہے کہ بے پاک کیے نَماز پڑھی تو مکروہِ تَحریمی ہوئی یعنی اَیسی نَماز کا اِعادہ واجِب ہوا اور قَصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر دِرہَم سے کم ہے تو پاک کرنا سُنَّت ہے کہ بے پاک کیے نَماز ہو گئی مگر خِلافِ سنَّت ہوئی اور اس کا اِعادہ بہتر ہے۔" اور "نَجاستِ خَفِیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصّہ یا بدن کے جس عُضْو میں لگی ہے، اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم، آستین میں اس کی چوتھائی سے کم۔ یوہیں ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہو گی۔"[1]

خیال رہے صرف نجاست لگنے کا شک ہونے سے کپڑے وغیرہ ناپاک نہیں ہو جاتے جب تک یقین نہ ہو جائے اور یقین ہو جانے کی صورت میں نماز کو ہلکا جانتے ہوئے ادا کرنا نماز کی توہین اور کفر ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد اوّل صَفْحہ 282 پر ہے: نماز کے لئے طَہارت ایسی ضَروری چیز ہے کہ بے

---

[1] ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۳۸۹، حصّہ: ۲ ملتقطاً

(یعنی بغیر)اِس کے نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو عُلَماء کُفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اِس بے وُضُو یا بے غسل نماز والے نے عبادت کی بے اَدَبی اور توہین کی۔[1]

مَسْجِدَیْنِ کَرِیْمَیْن میں صفائی کیلئے مُلازمت اِختیار کرنا

سُوال: جو لوگ مَسْجِدَیْنِ کَرِیْمَیْن میں صفائی کے لیے مُلازمت اِختیار کرتے ہیں ان کے بارے میں کچھ اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: مسجدیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر ہیں، انہیں صاف سُتھرا رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مسجد کی صفائی و سُتھرائی کرنے والا گویا اپنے دِل کی صفائی کر رہا ہے اور مَسْجِدَیْنِ کَرِیْمَیْن جو اَفضَلُ الْمَساجد ہیں ان کی صفائی کرنے والوں کی شان کے کیا کہنے! حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن مَرْزُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ مدینہ شریف میں ایک عورت مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی۔ جب اس کا اِنتقال ہوا تو نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کے بارے میں خبر نہ دی گئی۔ ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی

---

[1] ...... مزید تفصیل جاننے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "کپڑے پاک کرنے کا طریقہ مع نجاستوں کا بیان" دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کر کے مُطالعہ کیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

قبر کے قریب سے گزرے تو دَریافت فرمایا: یہ کس کی قبر ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: اُمِّ مِحْجَنْ کی۔ اِرشاد فرمایا: وہی جو مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو اس کی قبر پر صف بنانے کا حکم دیا اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔[1] پھر اس عورت کو مخاطب کر کے فرمایا: تو نے کون سا کام سب سے افضل پایا؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! کیا یہ سُن رہی ہے؟ اِرشاد فرمایا: تم اس سے زیادہ سننے والے نہیں ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس نے میرے سُوال کے جواب میں کہا: مسجد کی صفائی کو۔[2]

مدینہ

1 ...... مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: قبر پر نماز (جنازہ) جائز ہے جب غالب (گمان) یہ ہو کہ ابھی میت محفوظ ہو گی، گلی پھٹی نہ ہو گی۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سارے مسلمانوں کے ولی (سرپرست) ہیں، ربّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾ (پ۲۱، الاحزاب:۶) ترجمۂ کنزُ الایمان: "یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔" اگر ولی کے عِلاوہ اور لوگ نماز پڑھ لیں تو ولی کو دوبارہ جنازہ پڑھنے کا حق ہے۔ دیکھو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اس میت پر نماز پڑھ لی تھی مگر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ پڑھی، ولی کے نماز پڑھ لینے کے بعد اور کسی کو جنازہ پڑھنے کا حق نہیں۔

(مرآۃ المناجیح، ۲/ ۴۷۲-۴۷۳ ملتقطاً ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیالاہور)

2 ...... الترغیب والترہیب، کتابُ الصلٰوۃ، الترغیب فی تنظیف المساجد... الخ، ۱/۱۲۲، حدیث: ۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت

حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً سے وقتاً فوقتاً اور بالخصوص حج کے موسِم بہار میں دُنیا کے مختلف ممالک سے چار ماہ کے لیے خُدّام بُلائے جاتے ہیں، لوگ بڑے ذوق و شوق کے ساتھ پہنچتے ہیں۔ مَسْجِدَیْن کَرِیْمَیْن میں خدمت کا موقع مل جانا اسی صورت میں سعادت ہے جبکہ وہاں کے آداب اور تعظیم و توقیر میں فرق نہ آنے پائے اور نہ ہی کام میں کسی قِسم کی کوئی کوتاہی واقع ہو۔ ایک بار ایک نوجوان حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْماً کی زیارت کے شوق میں چار ماہ کے لیے بطورِ خادِم بھرتی ہو گیا، جب اُس نے وہاں کی بے اَدَبیاں اور بے باکیاں دیکھیں تو سمجھ گیا کہ یہ سب کچھ مجھ سے بھی صادِر ہو کر رہے گا تو وہ گھبرا گیا اور اُس پر گِریہ طاری ہو گیا۔ اس نے سارا کام کاج چھوڑ کر رونے کی ”ڈیوٹی“ سنبھال لی، یہاں تک کہ بُلانے والوں نے تنگ آکر خُروج لگوا کر اسے وطن روانہ کر دیا!!

سنبھل کر پاؤں رکھنا زائرو مکّے مدینے میں
کہیں ایسا نہ ہو سارا سفر بے کار ہو جائے

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھّی اچھّی نیتّوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنْعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافِلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

MC 1286

ISBN 978-969-631-792-0
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net